عثمان ابن عفان کی لاش 3 دن مدینے میں گلتی سڑتی رہی

نہ آسمان پر کوئی اللہ تھا اور نہ ہی صحابہ کوئی ستارے تھے۔

خلیفہ سوم عثمان ابن عفان اور ان کے گورنروں کی کرپشن پر انہیں صحابہ اور تابعین نے عثمان کو مدینے میں قتل کر ڈالا۔

- قتل کے بعد عثمان کی لاش 3 دن اور 3 راتوں تک مدینہ کی گلیوں میں گلتی سڑتی رہی
- مگر مدینہ میں موجود ہزاروں صحابہ (بشمول علی کے) کسی نے عثمان کی لاش کو نہ غسل دی، نہ جنازہ پڑھا، اور نہ دفنایا۔
- عمیر بن ضابی نامی صحابی نے عثمان کی لاش پر اچھل کر عثمان کی لاش کی پسلی توڑ ڈالی۔
- 3 دن کے بعد عثمان کے رشتے داروں (بنی امیہ) کے 5 افراد عثمان کی لاش کو دفنانے کے لیے قبرستان لے کر چلے۔
- اس پر مدینے کے لوگ راستے میں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے عثمان کی لاش پر پتھر برسانے شروع کر دیے۔
- اور انہوں نے عثمان کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان "جنت البقیع" میں دفن نہیں ہونے دیا۔
- مجبور ہو کر عثمان کے رشتے داروں نے عثمان کو جنت البقیع سے منسلک یہودیوں کے قبرستان "حش کوکب" میں دفنا دیا، جو کہ متروک شدہ قبرستان تھا اور اُس وقت پیشاب پاخانے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔
- بعد میں جب معاویہ ابن ابی سفیان خلیفہ بنا، تو اس نے یہودیوں کے قبرستان کو بھی جنت البقیع سے ملا دیا۔

ابن کثیر الدمشقی لکھتا البدایہ والنہایہ کی جلد ہفتم، صفحہ 376 میں لکھتا ہے:

> اب رہی بات آپ کی قبر کی جگہ کی، تو بلا اختلاف آپ حش کوکب میں۔۔ جو کہ بقیع کی مشرقی جانب واقع ہے، دفن ہوئے ہیں۔ اور بنی امیہ کے زمانے میں آپ کی قبر پر ایک گنبد بنا دیا گیا جو آج بھی موجود ہے۔۔۔ اور ابن جریر طبری کا بیان ہے کہ عثمان اپنے قتل کے بعد تین روز تک بغیر دفن کیے پڑے رہے۔

ذیل میں ہم تاریخِ طبری سے اس ضمن میں تمام روایات پیش کر رہے ہیں۔

تاریخ طبری سے عثمان کی تدفین کی پہلی روایت:

عثمان تین دن تک بغیر دفن کفن کے گھر میں پڑا رہا اور کوئی اُس کی لاش کو دفنانے نہیں آیا۔ پھر حکیم بن حزام اور جبیر بن معطم نے علی ابن ابی طالب سے اُس کو دفنانے کی کے لئے بات چیت کی۔ اور پھر اُن کی طرف سے اجازت ملنے کے بعد گھر والوں نے عثمان کو دفن کرنے کی تیاری شروع کی۔ مگر جب مدینہ کے لوگوں کو پتا چلا کہ عثمان کو دفنانے کے لئے لایا جارہا ہے تو وہ پتھر لیکر راستے پر کھڑے ہوگئے۔ عثمان کے گھر کے چند لوگ اُس کے جنازے کو لیکر حشِ کوکب کو چلے جو کہ یہودیوں کا قبرستان تھا۔ جب عثمان کا جنازہ وہاں پہنچا تو لوگوں نے اُس پر پتھر پھینکنے شروع کر دیے اور کوشش کی کہ عثمان کی لاش کو نکال کر ایسے ہی وہاں پھینک دیا جائے۔ جب علی ابن ابی طالب کو اس کی خبر ہوئی تو انھوں نے اُن لوگوں کے پاس قاصد بھیجا اور ان سے کہا کہ وہ لاش کو دفن ہونے دیں (مگر خود علی نے عثمان کی لاش کو غسل دیا، نہ جنازہ پڑھا اور نہ دفنایا)۔ اس پر وہ لوگ اپنے ارادے سے باز آئے اور عثمان کو (یہودیوں کے قبرستان) حشِ کوکب میں دفنا دیا گیا۔ اس کے بعد جب معاویہ خلیفہ بنا تو اُس نے حشِ کوکب کی دیوار کو گرادیا اور اس کو (مسلمانوں کے قبرستان) البقیع سے ملا دیا۔ اور اُس نے یہ حکم بھی دیا کہ عثمان کی قبر کے آس پاس دیگر مسلمانوں کو بھی دفنایا جائے تاکہ اُن کی قبروں کا سلسلہ مسلمانوں کے قبرستان البقیع سے مل جائے۔

دوسری روایت:

عثمان کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔ اُس کے ساتھ صرف مروان بن حکم تھا اور اُس کے تین غلام اور پانچویں بیٹی تھی (یعنی پورے مدینہ سے کُل 5 افراد جنھوں نے عثمان کی جنازے میں حصہ لیا)۔ اُس کی بیٹی نے اونچی آواز میں واویلا اور ماتم شروع کر دیا۔ لوگوں نے ہاتھوں میں پتھر اٹھا لئے اور آوازیں لگانا شروع کر دیں: نعثل نعثل (بوڑھا کافر) اور انھوں نے اُس کو تقریباً سنگسار ہی کر دیا تھا۔ پھر انھوں نے کہا کہ تم اسے باغ میں لے جاؤ، پس عثمان کو مدینے سے باہر ایک باغ میں دفن کر دیا گیا۔

تیسری روایت:

عثمان کی لاش دو دن تک گھر میں ہی بغیر کفن دفن کے پڑی رہی اور کوئی اسے دفنانے کی جرات نہ کر سکا۔ پھر عثمان کی لاش کو حکیم بن حزام اور جبیر بن معطم، نیار بن مکرم اور ابو جہم بن حذیفہ دفنانے کے لئے آئے۔ اور نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے کچھ لوگ آ آئے جن میں اسلم بن اوس، ابو حیہ مازنی وغیرہ شامل ہیں۔ لوگوں نے عثمان کو مسلمانوں کے قبرستان جبت البقیع میں بھی دفن نہیں ہونے دیا۔ اس پر اب جہم بن حذیفہ نے کہا کہ عثمان کو دفن ہونے دو کیونکہ اللہ نے اور اُسکے فرشتوں نے اس کی لاش پر نمازِ جنازہ پڑھی ہے (پتا نہیں اُس نے اللہ کو اور اُس کے ملائکہ کو کیسے آتے دیکھا یا پھر جھوٹ بول رہا تھا)۔ چنانچہ عثمان کو حشِ کوکب میں دفن کر دیا گیا۔ اس کے بعد جب بنو امیہ کے خلفاء کا وقت آیا تو انہوں نے حشِ کوکب کو بقیع کے قبرستان کے ساتھ شامل کر دیا۔

چوتھی روایت:

جب عثمان قتل ہو گئے تو لوگوں نے کوشش کی کہ اُس کا سر کاٹ کر الگ کر دیں، مگر حضرت نائلہ اور ام البنین عثمان کی لاش پر گر پڑیں اور انہیں عثمان کا سر الگ نہیں کرنے دیا اور خوب شور اور واویلا مچانے لگیں اور اپنا منہ پیٹا اور کپڑے وغیرہ پھاڑ لئے۔ اس پر عبدالرحمٰن ابن عدلیس (جو بیعتِ رضوان کا ایک صحابی ہے) اُس نے کہا کہ عثمان کو اسی حالت میں چھوڑ دو۔ اس پر وہ لوگ اپنے ارادے سے باز آئے۔ اس کے بعد عثمان کی لاش کو بغیر غسل وغیرہ کے قبرستان لے گئے۔ عثمان کے کچھ حامیوں نے کوشش کی کہ عثمان کو وہاں لیجائیں جہاں دوسرے مسلمانوں کی نمازِ جنازہ پڑھائی جاتی تھی، مگر انصار (یعنی اہلِ مدینہ) نے انہیں ایسا نہیں کرنے دیا۔ جب عثمان کا جنازہ گھر سے باہر رکھا گیا تو عمیر بن ضابی عثمان کی لاش پر کود گیا اور اُسکی ایک پسلی توڑ دی اور کہا کہ تم نے میرے باپ کو قید کر دیا تھا اور اتنی دیر قید رکھا کہ وہ قید خانے میں ہی مر گیا۔

پانچویں روایت:

جب عثمان مارے گئے تو میں بھی عثمان کے جنازے کو لیجانے والوں میں شامل تھا۔ ہم لوگوں کے ڈر سے جنازے کو اتنی جلدی جلدی لیجا رہے تھے کہ عثمان کا سر ایک دروازے سے ٹکرا گیا۔ اُس وقت ہم پر شدید ڈر و خوف طاری تھا۔ اور ہم نے عثمان کو لیجا کر حشِ کوکب میں دفنا دیا۔

چھٹی روایت:

ابن جریر طبری نے اس ضمن میں تین اور روایات پیش کیں ہے، جن کا خلاصہ ابن کثیر دمشقی نے اپنی البدایہ والنہایہ میں پیش کیا ہے۔ یہاں ہم ابن کثیر سے یہ بقیہ روایات نقل کر رہے ہیں:

اب رہی عثمان کی قبر کی جگہ کی، تو بلا اختلاف آپ حشِ کوکب میں، جو بقیع کی مشرقی جانب ہے، دفن ہوئے اور بنی امیہ کے زمانے میں آپ کی قبر پر ایک گنبد بنا دیا گیا جو آج تک موجود ہے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ عثمان حشِ کوکب میں جب اپنی قبر کے پاس سے گذرا کرتے تو فرماتے کہ عنقریب یہاں ایک صالح شخص دفن ہو گا۔ اور ابن جریر کا بیان ہے کہ حضرت عثمان اپنے قتل کے بعد تین دن تک بغیر کفن کیے پڑے رہے، میں کہتا ہوں یوں معلوم ہوتا ہے کہ لوگ حضرت علی کی بیعت کی وجہ سے آپ سے غافل ہو گئے حتی کہ بیعت مکمل ہو گئی اور بعض کا قول ہے کہ آپ دو راتیں بلا دفن پڑے رہے۔ اور بعض کا قول ہے کہ آپ کو اسی شب کو دفن کر دیا گیا۔ اور آپ کی تدفین خوارج کے خوف سے مغرب اور عشاء کے درمیان ہوئی اور بعض کا قول ہے کہ اس بارے میں بعض سر کردہ اصحاب کو اطلاع دی گئی تو وہ صحابہ کی ایک چھوٹی سی جماعت کے ساتھ آپ کو لے کر چلے گئے۔۔۔اور بعض خوارج نے آپ کو روکا اور آپ کو رجم کرنا اور آپ کی چارپائی سے آپ کو گرانا چاہا اور انہوں نے دیر سلع میں یہود کے قبرستان میں آپ کو دفن کرنے کا ارادہ کیا۔ یہاں تک کہ حضرت علی نے ان کے پاس ایک آدمی بھیجا جس نے انکو اس بات سے منع کیا۔۔۔اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب جنازہ گاہ میں نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے آپ کو رکھا گیا تو بعض انصار (یعنی اہلِ مدینہ) نے ان کو اس بات سے روکنا چاہا تو حضرت ابو جہم بن حذیفہ نے کہ کہ انہیں دفن کر دو، اللہ اور فرشتوں نے ان کا جنازہ پڑھا ہے۔ پھر وہ کہنے لگے انہیں بقیع میں دفن نہ کیا جائے بلکہ انہیں دیوار کے پیچھے دفن کر دو۔ پس انہوں نے آپ کو بقیع کے مشرق میں کھجور کے درختوں کے نیچے دفن کر دیا۔

حوالہ:

البدایہ والنہایہ، ابن کثیر دمشقی، جلد ہفتم، صفحہ 376